

خلافت راشدہ کا حوالہ

باسمہ تعالیٰ

نعت نبویہ مبارکہ

اس کتابچہ میں مذہب شیعہ کی معتبر اور مستند کتب حدیث
سے قرآن مجید اور اصحاب رسولؓ کے بارہ میں عبارات نقل کی
گئی ہیں۔ عبارات کا بغور مطالعہ فرما کر ایسے عقائد و نظریات دیکھنے والے
گروہ کے بارہ میں

فصل آپ کریں

مترجم

ابو معاویہ محمد اعظم طارق

چیلنج
اس کتابچہ میں دیئے گئے حوالہ جات میں سے غلط حوالہ
ثابت کرنے والے کو دس ہزار روپے فی حوالہ انعام دیا جائے گا۔

شاخ کسودہ: انجمن سپاہ صحابہ پاکستان کراچی

عرض مؤلف

الحمد لله ونصلي على رسولہ الکریم ، اما بعد
 قارئین محترم اس وقت جو کتابچہ آپ کے ہاتھ میں ہے اس کو ترتیب دینے
 کا مقصد ہر مسلمان کو قرآن مجید اور اصحاب رسولؐ کے بارہ میں شیعہ مذہب کے عقائد
 و نظریات سے آگاہ کرنا ہے اختصار کے پیش نظر مذہب شیعہ کی مستند کتب کے حوالہ
 جات پر اکتفاء کیا گیا ہے۔ ورنہ اس موضوع پر کتب شیعہ میں پائے جانے والے
 دافر مواد کی وجہ سے ایک ضخیم کتاب ترتیب دی جاسکتی ہے۔
 اس کتابچہ میں بعض جگہ عربی اور فارسی عبارات کے اردو ترجمہ بھی پراکتفاء
 کیا گیا ہے اور بعض مواقع پر تین تین چار چار صفحوں کے مضامین کو مختصراً بیان کیا
 گیا ہے تاہم اصلی مضمون سے عین مطابقت کا خیال رکھا گیا ہے۔
 اختصار کی اصل وجہ کم سے کم صفحات میں زیادہ سے زیادہ مواد کو
 جمع کرنا ہے۔

آپ حضرات اس کتابچہ کا بغور مطالعہ فرما کر اس کے ساتھ منسلکہ سوالنامہ
 کو پُر کر کے اپنی رائے سے آگاہ فرمائیں۔
 اللہ تعالیٰ اس حقیر سی کوشش کو قبول فرما کر مقصد تحریر کو کامیابی سے ہمکنار

مکمل قرآن مجید کسی کے پاس نہیں

○ جابر سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر کے والد (امام باقر) سے سنا کہ وہ فرماتے تھے کسی شخص کو یہ کہنے کی جرأت و طاقت نہیں کہ اس کے پاس مکمل قرآن ہے اس کا ظاہر بھی اور باطن بھی سوائے اوصیاء کے

اصول کافی ص ۸۷ مطبوعہ تہران ج ۱-۲

موجودہ قرآن نامکمل کیوں ہے؟ جواب ایسے کہ

○ ابوبصیر کی روایت ہے کہ امام جعفر صادق نے فرمایا کہ یہ آیت اس طرح

نازل ہوئی تھی. وَمَنْ يُطِيعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فِي زَلَايَةِ عَلِيٍّ وَالْاِمَّةِ مِنْ بَعْدِهِ
فَعَدُوٌّ فَارَقُوْهُ اَعْظَمُ

اصول کافی ص ۳۴۲ ج ۱-۲

○ امام جعفر صادق سے روایت ہے آپ نے فرمایا کہ جبرئیل محمد صلی اللہ

علیہ وسلم پر یہ آیت اس طرح لے کر نازل ہوئے یا ایہا الذین امنوا کتاب

اصول کافی ص ۳۴۵ ج ۱-۲

امنوا بما نزلنا فی علی نوراً مبیناً

○ امام جعفر صادق سے ابوبصیر کی روایت ہے کہ سورہ معارج کی پہلی آیت

سَمَاءِ سَاطِئِ آیہ کے بارہ میں آپ نے فرمایا کہ خدا کی قسم جبرئیل محمد

صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ آیت اس طرح لیکر نازل ہوئے تھے سال سائل

بعذاب واقع الکفرین بولایۃ علی لیس لہ دافع اصول کافی ص ۳۴۹ ج ۱-۲

○ امام باقر سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا جبرئیل یہ آیت اس طرح لیکر

نازل ہوئے۔ ان الذین ظلموا آل محمد حقہم لم یکن اللہ
 لیغفرلہم ولا یرحمہم طریقاً..... اللہ پھر فرمایا یا ایہا الناس
 قد جاءکم الرسول من ربکم فی ولایۃ علی فامنوا خیر لکم وان
 تکفرو بولایۃ علی فان اللہ ما فی السموات وما فی الارض..... اللہ
 اصول کافی ج ۲۵

○ عبداللہ بن ثنان کی امام جعفر صادق سے روایت ہے کہ آیت ولقد
 عهدنا الی ابرہمن قبل کلمات فی محمد وعلی وفاطمۃ وحسن والحسین
 والائمة علیہم السلام من ذریعہم فنبی اللہ کی قسم اس طرح نازلہ
 ہوئی تھی۔
 اصول کافی ج ۲۴

(مندرجہ بالا حوالہ جات میں خط کشیدہ کلمات موجودہ قرآن میں نہیں ہیں)
 اختصار کے پیش نظر ان پانچ مثالوں پر گفتگو کیا جاتا ہے ورنہ اسی کتاب
 میں ایسی بیسیوں مثالیں بیان کی گئی ہیں (مرتب) ہر صاحب عقل و دانش اس
 سے اندازہ لگا سکتا ہے کہ ان روایتوں کا معنی و مفہوم سوائے اس کے اور کچھ
 بھی نہیں کہ معاذ اللہ موجودہ قرآن مجید تحریف سے محفوظ نہ رہ سکا۔ اور خالق کائنات
 اس اعلان کے بعد انا نحن نزلت الذکر وانا لعلہ لحافظون یعنی ہم ہی نے
 یہ قرآن اتارا ہے اور ہم ہی اس کی حفاظت کرنے والے ہیں، ابھی اپنے کلام کی
 حفاظت نہ کر سکا۔ چودہ صدیوں سے پوری امت مسلمہ اس مکمل ضابطہ حیات
 سے محروم چلی آرہی ہے جسے مالک الملک نے اس امت کی راہنمائی کے لئے
 محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل فرمایا تھا۔

قرآن مجید میں تحریف کو ثابت کرنے والی روایات کی تعداد دو ہزار سے زیادہ ہے

○ علامہ نوری طبرسی اپنی کتاب فصل الخطاب فی اثبات تحریف کتاب رب الارباب
(یہ ایک ضخیم کتاب ہے جس کا عنوان ہی یہ ہے کہ قرآن مجید میں تحریف کو ثابت
کرنے میں لکھتے ہیں کہ

ترجمہ ۱۔ بارہویں دلیل ائمہ معصومین کی وہ روایات ہیں جو قرآن کے
بارے میں وارد ہوئی ہیں جو بتلاتی ہیں کہ قرآن کے بعض کلمات
اور اس کی آیتوں اور سورتوں میں ان صورتوں میں سے کسی
ایک صورت کی تبدیلی کی گئی ہے جن کا تو پہلے ذکر کیا جا چکا ہے
اور وہ روایات بہت زیادہ ہیں۔ یہاں تک کہ ہمارے جلیل
القدر محدث، سید نعمت اللہ جزائری نے اپنی بعض تصانیف
میں فرمایا ہے جیسا کہ ان سے نقل کیا گیا ہے کہ قرآن میں اس تحریف
اور تغیر و تبدل کو بتلانے والی ائمہ اہل بیت کی حدیثوں کی تعداد دو ہزار
سے زیادہ ہے۔ اور ہمارے اکابر علماء کی ایک جماعت نے مثلاً
شیخ مفید، محقق داماد اور علامہ مجلسی نے ان حدیثوں کے مستفیض اور
مشہور ہونے کا دعویٰ کیا ہے اور شیخ طوسی نے بھی تبیان میرے
بہر احت لکھا ہے کہ ان روایتوں کی تعداد بہت زیادہ ہے۔

حضرت علی کا فرمان۔ منافقین نے ایک آیت کے درمیان سے تہائی قرآن سے زیادہ ساقط کر دیا

○ صاحب احتجاج طبرسی نے حضرت علی کا ایک زندیق کے ساتھ طویل
مکالمہ نقل کیا ہے اس مکالمہ میں وہ زندیق حضرت علی پر ایک اعتراض کرتا
ہے کہ آیت وان خفتم الا تقسطوا فی الیتامی فانکھواما طاب لکم
من النساء..... الیہ میں شرط و جزاء کے درمیان وہ تعلق اور جوڑ نہیں ہے
جو شرط و جزاء میں ہونا چاہیے۔

اس کا جواب حضرت علیؑ کی زبان سے نقل کیا گیا ہے
هو مما قدمت ذکرہ من اسقاط المنافقین من القرآن
وبین القول فی الیتامی و بین نکاح النساء من الخطاب والقصص
اکثر من ثلث القرآن۔

ترجمہ: یہ اسی قبیل سے ہے جس کا میں پہلے ذکر کر چکا ہوں۔ یعنی منافقین
نے قرآن میں سے بہت کچھ ساقط کر دیا ہے۔ اور اس آیت میں (یہ تعریف ہوا
ہے، ان خفتم فی الیتامی اور فانکھواما طاب لکم من النساء کے
درمیان ایک تہائی قرآن سے زیادہ تھا) جو ساقط اور غائب کر دیا گیا ہے، اسمیں
خطاب تھا اور قصص تھے۔

احتجاج طبرسی ص ۲۵۴

اصل قرآن موجودہ قرآن سے دو حصے بڑا تھا

○ بشام بن سالم سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ وہ قرآن جو جبریل علیہ السلام محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر لیکر نازل ہوئے تھے ہمیں (۱۷۰۰۰) سترہ ہزار آیتیں تھیں
 اصول کافی ص ۲۳۳ ج ۲
 موجودہ قرآن مجید میں خود شیعہ مصنفین کے لکھنے کے مطابق کل ساڑھے چھ ہزار آیات بھی نہیں)

اصلی قرآن وہ تھا جو حضرت علی نے مرتب فرمایا تھا وہ امام غائب کے پاس ہے اور موجودہ قرآن سے مختلف ہے

○ امام باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ جو شخص یہ دعویٰ کرے کہ اس نے پورا قرآن جمع کیلئے جس طرح نازل کیا گیا ہے وہ کذاب ہے۔ اللہ تعالیٰ کی تنزیل کے مطابق قرآن کو صرف حضرت علی ابن ابی طالب ہی نے جمع کیا اور ان کے بعد ائمہ علیہ السلام نے اسکو محفوظ رکھا
 اصول کافی ص ۱۷۸ ج ۱

○ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ جب قائم (یعنی امام مہدی عجل) ظاہر ہونگے تو وہ قرآن کو اصلی اور صحیح طور پر پڑھیں گے اور قرآن کا وہ نسخہ نکالیں گے جسکو حضرت علی نے لکھا تھا اور امام جعفر نے یہ بھی فرمایا کہ جب حضرت علی علیہ السلام نے اسکو لکھ لیا اور پورا کر لیا تو لوگوں (یعنی ابو بکرؓ و عمرؓ وغیرہما) سے کہا کہ یہ اللہ کی کتاب ہے۔ ٹھیک اس کے مطابق جس طرح اللہ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل فرمائی تھی۔ میں نے اسکو لوحین سے جمع کیا ہے۔ تو ان لوگوں نے کہا کہ ہمارے پاس یہ جامع مصحف موجود ہے۔ ہمیں تمہارے جمع

کئے ہوئے اس قرآن کی ضرورت نہیں۔ تب حضرت علی نے فرمایا اللہ کی قسم
اب آج کے بعد تم اسکو دیکھ بھی نہ سکو گے۔ اصول کافی ص ۲۳۳

○ ابی ذر غفاری روایت کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
وفات پائی تو حضرت علی نے قرآن جمع کیا اور اس کو مہاجرین و انصار کے سامنے پیش
کیا۔ اس لئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو وصیت فرمائی تھی۔ پس جب ابو بکر
نے اس قرآن کو کھولا تو پہلے ہی صفحہ پر قوم کی رسوائی کا ذکر تھا۔ پس عمر اچھل پڑے
اور کہا کہ اے علی اسکو لے جاؤ ہمیں اسکی کوئی حاجت نہیں۔ پھر ان لوگوں نے زید بن
ثابت کو جو قاری القرآن تھے بلایا اور اس سے عمر نے کہا بے شک علی قرآن لائے
تھے اور انہیں مہاجرین و انصار کی رسوائی اور ہتک پائی جاتی ہے۔ ہم چاہتے ہیں کہ
قرآن مجید کو اس طرح سے تالیف کریں کہ مہاجرین و انصار کی جو ہتک اور رسوائی کی باتیں
میں انہیں ساقط کر دیں۔ زید نے اس ذمہ داری کو قبول کرتے ہوئے کہا کہ جس طرح تم
لوگ چاہتے ہو اگر میں نے ویسے قرآن تالیف کر دیا اور پھر علی نے اپنے
تالیف کردہ قرآن کو ظاہر کر دیا تو کیا تمہارا یہ سارا کاسار عمل باطل نہیں ہو جائے گا۔ عمر
نے کہا پھر کیا حیلہ ہو سکتا ہے۔ زید نے کہا کہ حیلہ تم زیادہ جانتے ہو۔ پس عمر نے کہا کہ
اس کے سوا اور کیا حیلہ ہو سکتا ہے کہ ہم اسے (یعنی علی کو) قتل کر دیں اور اس سے
آرام پائیں۔ پس خالد بن ولید کے ذریعہ علی کے قتل کی تدبیر طے پائی مگر وہ اس پر
قادر نہ ہو سکا۔ احتجاج طبرسی ص ۱۵۵-۱۵۶

ضروری وضاحت

مندرجہ بالا حوالہ جات کو پڑھ کر ممکن ہے کسی
مسلمان کے دل میں ان جلیل القدر شخصیات کے

بارے میں کوئی بغض یا نفرت کا مادہ پیدا ہو جائے۔ اس لئے اس موقع پر یہ جان لینا
چاہیئے کہ جن کتب سے یہ حوالہ جات نقل کئے گئے ہیں یقیناً وہ مذہب شیعہ کے

بنیادی اور مستند کتابیں ہیں لیکن اس حقیقت سے کون انکار کر سکتا ہے کہ ان کتب میں بیان کردہ روایات جن عظیم المرتبت، ستیوں (یعنی حضرت علی، حضرت امام باقر، حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہم) کی طرف منسوب کی گئی ہیں یہ حضرات ان کتب کے معرض وجود میں آنے سے قریباً ڈیڑھ صدی قبل اس دنیا سے تشریف لے جا چکے تھے۔ چنانچہ یہ کتب محض ملت اسلامیہ کے اتحاد و اتفاق کو ختم کر کے افتراق و انتشار کی فضا قائم کرنے کیلئے ایک عظیم سازش کے تحت تصنیف کی گئیں دشمنان اسلام نے من گھڑت بھوٹی روایات اور بے سرو پا داستانیں تراش کر انہیں ان حضرات کی طرف منسوب کر دیا۔ جبکہ ان حضرات کی پوری زندگی اس بات کا واضح ثبوت پیش کرتی ہے کہ جو کچھ ان کی طرف منسوب کیا گیا ہے اس تمام کی حیثیت ایک افسانہ سے زیادہ کوئی حقیقت نہیں رکھتی۔ مثلاً حضرت علی کا ان حضرات کے ہاتھ پر بیعت فرمانا۔ انکی آئندہ میں نمازیں ادا فرمانا۔ ان سے رشتہ ناطہ جوڑنا اپنی اولاد کے نام حضرات ابو بکر و عمر و عثمان کے نلام پر لکھنا۔ جسکا خود شیعہ حضرات کو بھی اقرار کرنا پڑتا ہے۔

آج کل بعض شیعہ مذہب سے تعلق رکھنے والے راہنما ایک مطالبہ

مجلس عوام الناس کی آنکھوں میں دھول بھونکنے کیلئے بڑی شد و مد سے پراپیگنڈہ کر رہے ہیں کہ ہم تحریف قرآن کے قائل نہیں ہیں بلکہ یہ ہمارے ادیب بے بنیاد الزام عائد کیا جاتا ہے۔ ہم ان راہنماؤں سے ایک نخلعاً مطالبہ کرتے ہیں کہ آپ حضرات پھر مندرجہ ذیل کتب کی حیثیت اور ان کے مصنفین کے بارے میں فتویٰ صادر فرمائیں۔

اصل کافی۔ احتجاج طبرسی۔ تفسیر قمی۔ تفسیر العیاش۔ تفسیر صافی۔ رجال کشی۔ فصل الخطاب۔ یہ وہ مشہور کتب ہیں جنہیں تحریف قرآن کو ثابت کرنے کی ناپاک جسارت کی گئی ہے۔ فتویٰ جاری فرمائیں کہ آیا ان کے مصنفین اور ان کتب کے

پیروکار مسلمان ہیں یا کافر ۲ آیا کہ ان کتب کو جلایا جائے یا زیادہ سے زیادہ شائع کیا جائے۔

اصحاب رسول پر تبرّائی کی ایک جھلک

ابوبکر و عمر دونوں کافر ہیں

○ آزاد کردہ حضرت علی ابن الحسین علیہ السلام از آنحضرت پرسید کہ مرا بر تو حق خدمت است مرا خبر دہ از حال ابوبکر و عمر حضرت فرمود ہر دو کافر بودند
حق الیقین ص ۵۴۲

ترجمہ: حضرت علی بن حسین سے انکے آزاد کردہ غلام نے دریافت کیا..... کہ بھئی ابوبکر و عمر کے حال سے آگاہ فرمائیں۔ حضرت نے فرمایا کہ دونوں کافر تھے

ابوبکر و عمر فرعون و ہامان ہیں

○ مفصل پرسید کہ مراد از فرعون و ہامان در این آیت چیست حضرت فرمود کہ مراد ابوبکر و عمر است
حق الیقین ص ۲۶۸

ترجمہ: ۱۔ مفصل نے امام جعفر صادق سے پوچھا کہ قرآن مجید کی اس آیت میں فرعون و ہامان سے کون مراد ہیں حضرت نے فرمایا ابوبکر و عمر۔

ابوبکر و عمر عثمان و معاویہ جہنم کے صندوق ہیں

○ امام جعفر سے منقول ہے کہ جہنم میں ایک کنواں ہے کہ اہل جہنم اس کنویں کے عذاب کی شدت و حرارت سے پناہ مانگتے ہیں۔ اور پھر اس کنویں میں آگ کا ایک صندوق ہے جسکی شدت و حرارت کے عذاب سے اس کنویں والے پناہ مانگتے

ہیں۔ اس کنوئیں میں چھ آدمی پہلی امتوں کے۔ حضرت آدم کا بیٹا قابیل جس نے بائبل کو قتل کیا تھا۔ نمرود۔ فرعون اور بنی اسرائیل کو گمراہ کرنے والا سامری ہو گا اور چھ آدمی اس امت سے ہونگے۔ ابوبکر۔ عمر۔ عثمان۔ معاویہ۔ خوارج کا سردار اور ابن ملجم۔

حق یقین ص ۵۲۲

ابوبکر و عمر شیطان سے زیادہ شقی ہیں

○ امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ امیر المؤمنین حضرت علیؑ فرماتے ہیں کہ ایک دن کوئی سے باہر نکلا تو اچانک شیطان سے ملاقات ہو گئی میں نے شیطان سے کہا تو عجب گمراہ شقی ہے۔ تو شیطان نے کہا امیر المؤمنین آپ ایسا کیوں کہتے ہیں۔ خدا کی قسم میں نے آپ والی بات خدا تعالیٰ کے سامنے جبکہ ہمارے درمیان کوئی تیسرا نہ تھا نقل کی تھی..... کہ الہی میں گمان کرتا ہوں کہ تو نے مجھ سے زیادہ شقی تر پیدا نہیں کیا۔ خدا تعالیٰ نے فرمایا کہ نہیں میں نے تجھ سے زیادہ شقی تر مخلوق پیدا کی ہے۔ جاؤ جہنم کے خازن سے میرا سلام کہو اور اسے کہو کہ مجھ کو انکی صورت اور جگہ دکھاؤ..... میں نے اس سے کہا تو خازن جہنم مجھے لیکر ادا دم سوم چہارم پنجم اور ششم وادی جہنم سے ہوتا ہوا ساتویں جہنم کی وادی میں پہنچا..... وہاں کیا دیکھا کہ دو شخص ہیں کہ ان کی گردن میں آگ کی تصویریں ڈالی ہوئی ہیں اور انہیں ادھر کی طرف کھینچا جاتا ہے اور اوپر ایک گروہ کھڑا ہوا ہے جن کے ہاتھ میں آگ کے گرز ہیں وہ ان دو کے سر پر مارتے ہیں۔ میں نے مالک جہنم سے پوچھا یہ کون ہیں تو اس نے کہا کہ ساق عرش پر لکھا ہوا نہیں دیکھتا کہ یہ..... ابوبکر و عمر ہیں۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے منبر پر ابو بکر کی سب سے پہلی بیعت، عبادت گزار بوڑھے کی شکل میں شیطان کرے گا۔ حق یقین ص ۱۶۷
عمر کبھی انسان اور کبھی شیطان ہوتا تھا۔ ص ۲۶۳

حضور پر قاتلانہ حملہ کرنے والے چودہ منافق

چودہ منافقین..... جن میں سے نو قریش سے ابو بکر، عمر، عثمان، طلحہ، عبدالرحمن بن عوف، سعد بن ابی وقاص، ابو عبیدہ بن جراح، معاویہ بن ابی سفیان، عمرو بن عاص، اور پانچ دوسرے۔ ابو موسیٰ اشعری، مغیرہ ابن شعبہ، اوس بن حدثان، ابو ہریرہ، ابو طلحہ انہوں نے رات کی تاریکی میں حضور پر حملہ کرنا چاہا تھا مگر کامیاب نہ ہو سکے۔ حق یقین ص ۱۱۲

چار بتوں سے بیزاری

چار بتوں سے ابو بکر و عمر، عثمان و معاویہ اور چار عورتوں عائشہ، حفصہ، ہند، ام الحکم سے بیزاری چاہنا ہمارا عقیدہ ہے۔ ص ۵۳۹

حضرت عائشہ پر حد جاری کی جائے گی

چوں قائم ما ظاہر شود عائشہ رازندہ کند تا بر او زند۔ حق یقین ص ۳۶
جب ہمارا قائم (امام ہدی غائب) ظاہر ہوگا تو عائشہ کو زندہ کرے گا تاکہ اسپر حد جاری کرے۔

ابوبکر و عمر کو سولی پر لٹکایا جائے گا

○ امام جعفر امام مہدی (یعنی امام غائب) کے دوبارہ آنے کی تفصیلات کو بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں..... جب وہ مدینہ میں وارد ہونگے تو ان سے ایک عجیب امر ظہور پذیر ہوگا..... وہ یہ کہ..... حضرت ابوبکر و عمر کی نعشوں کو قبروں سے باہر نکال کر ان کے جسم سے کفن کو اتار کر انہیں دوخت پر لٹکا کر سولی دی جائے گی..... پھر ان دونوں ملعونوں کو اتار کر بقدرت الہی زندہ کیا جائے گا..... اور پھر انکو سولی پر لٹکا دیا جائے گا اور امام مہدی کے حکم سے زمین سے آگ ظاہر ہو کر انہیں جلا کر راکھ کر دیگی۔ آپ کے شاگرد و مفصل نے دریافت کیا اے میرے سردار کیا آخری عذاب ہوگا..... حضرت نے فرمایا انہیں بلکہ ایک دن رات میں انکو ہر اسی تہ سولی پر لٹکایا جائیگا اور زندہ کیا جائے گا۔

صحیح الباقین ص ۳۶-۳۵-۳۴

اصحاب رسول کے بارہ میں خمینی کا نظریہ

○ اگر بالفرض قرآن میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کیلئے امام کا (یعنی حضرت علی کا) نام بھی ذکر کر دیا جاتا تو یہ کہاں سے سمجھ لیا گیا کہ اس کے بعد امامت و خلافت کے بارہ میں مسلمانوں میں اختلاف نہ ہوتا۔ جن لوگوں نے حکومت و ریاست کی طمع ہی میں برسہا برس سے اپنے کو دین پیغمبر یعنی اسلام سے وابستہ کر رکھا تھا اور چپکار کھا تھا جو اسی مقصد کیلئے سازش اور پارٹی بندی کرتے رہے تھے ان سے ممکن نہیں تھا کہ قرآن کے فرمان کو تسلیم کر کے اپنے مقصد اور اپنے منصوبے سے دست بردار ہو جاتے جس حیلے اور جس پختہ

سے بھی ان کا مقصد (یعنی حکومت و اقتدار) حاصل ہوتا وہ اس کو استعمال کرتے اور
بہر قیمت اپنا منصوبہ پورا کرتے۔
کشف الاسرار ص ۱۱۳-۱۱۴

○ خمینی صاحب مخالف تہائے ابوبکر بالنس قرآن کا باب قائم کر کے لکھتے ہیں

اگر آپ کہیں کہ قرآن میں اگر صراحت کے ساتھ حضرت علی کی امامت و
ولایت کا ذکر کر دیا جاتا تو شیخین (ابوبکر و عمر) اس کے خلاف نہیں کر سکتے
تھے اور اگر بالفرض وہ اس کے خلاف کرنا چاہتے تو عام مسلمان قرآن کے
خلاف ان کی اس بات کو قبول نہ کرتے اور نہ ان کی بات چل سکتی (خمینی صاحب
اس کے جواب میں فرماتے ہیں کہ یہ خیال اور یہ خوش گمانی غلط ہے ہم اسکی پسند
مثالیں یہاں پیش کرتے ہیں کہ ابوبکر نے اور اسی طرح عمر نے قرآن کے صریح
احکام کے خلاف کام اور فیصلے کیے اور عام مسلمانوں نے انکو قبول بھی کر لیا
کسی نے مخالفت نہیں کی۔“
کشف الاسرار ص ۱۱۵

○ خمینی صاحب نے ص ۱۱۶ پر مخالفت عمر باقرآن خدا کا باب قائم
کر کے آخر میں حدیث قرطاس کا ذکر کیا ہے اس سلسلہ کلام میں فاروق اعظم
کی شان میں لنکے آخری الفاظ یہ

”ایں کلام یا وہ کہ از اصل کفر و زندقہ ظاہر شدہ مخالف است بآیات
از قرآن کریم۔“
کشف الاسرار ص ۱۱۹

اس جملہ میں حضرت فاروق اعظم کو صراحتاً کافر و زندیق قرار دیا گیا ہے

عثمان اور معاویہ کے بارہ میں

ہم ایسے خدا کی پرستش کرتے اور اسی کو مانتے ہیں جس کے سارے کام

عقل و حکمت کے مطابق ہوں۔ ایسے خدا کو نہیں جو خدا پرستی اور عدالت و دینداری کی ایک عالی شان عمارت تیار کرے اور خود ہی اسکی بربادی کی کوشش کرے کہ یزید و معاویہ اور عثمان جیسے ظالموں بد قماشوں کو امارت اور حکومت سپرد کر دے
کشف الاسرار ص ۱۱

ناظرین کرام! آپ کو ان تین حوالہ جات سے خوب معلوم ہو گیا ہو گا کہ خمینی صاحب کے نزدیک حضرات شیخین اور حضرت عثمان و معاویہ رضی اللہ عنہم معاذ اللہ کس درجہ کے مجرم ہیں۔



بعض صحابہ لے

خدا و رسولؐ کے حکم سے ہر کشتی کشتاخی کی

ایسے واقعات کتب تاریخ میں موجود ہیں کہ جس سے صحابہ کی نافرمانیوں کی واضح الفا

میں نشاندہی ہوتی ہے۔ اور جنگ میں خدا کے رسولؐ کو پھوڑ کر بھاگ جانا صحابہ کے بایں باتوں کا کھیل تھا۔ بدر ہوا احد خندق ہمزیا خیتبر وغیرہ میں نامی گرامی صحابہ مثلاً یثیعین حضرت ابو بکر و عمر و رسولؐ کو تہا پھوڑ کر جان بچانے کے لئے حضرت نوحؑ کے بیٹے کی بات پر عمل کیا کہ طوفان آیا تو پہاڑ پر چڑھ جاؤں گا۔ پہاڑ ہی کا ہمارا ایلا۔ +

حضرت ابو بکر صدیق رضی

.. اس آیت میں حضرت اہل کی کون سی نفیلت کی بات ہے۔ کیونکہ

روایات سے جو کچھ مستفاد ہوتا ہے کہ حضرت ابو بکر کو ساتھ نہیں لے گئے تھے بلکہ وہ بن بلائے آگئے۔ نادلوں نے انرا ملا لفریط کی سرکری کہ ایک روایت میں مکہ سے روانہ ہوتے وقت حضرت ابو بکرؓ کی طبیعت سے ناہراہ لیا۔ تو اس نے اپنا ازار بند پھاڑ کر رسولؐ کو زادراہ دیا۔ اور انہیں ذات السخافین کا لقب مل گیا۔ اور باپے شلوار پھاڑ کر سوراخ بند کئے تو یار غار بن گئے۔ واعجبیہ

غار میں پہنچتے ہی اللہ کی نصرت کا عمل شروع ہوا کہ غار کے دروازے پر غار نیلا پیدا ہو گیا۔ اس پر کہوتروں کے جوڑے نے اڈے دیئے اور دروازہ غار پر مگڑی نے ہلا تاق دیا۔ یہ سب علامات بتاتے ہیں کہ خدا اپنے محبوب کی نئے طریقوں سے مدد فرما رہا تھا۔ لیکن

آنکھوں والا تیرے جو بن کا تماشا دیکھے۔ دشمن تعاقب میں غار کے دروازے پر پہنچا۔ علامات خداوندی کو دیکھ کر واپس سو رہا تھا۔ غار سے حضرت ابو بکرؓ نے ان کے پاؤں دیکھے اور رونا شروع کر دیا۔ یہ بلندی ایمان کی ملامت تھی کہ نصرت خداوندی کو دیکھتے ہوئے یقین نہیں آ رہا تھا کہ رسولؐ بار بار جب چپ کراتے جلتے ہیں اور یہ حضرت جن کے روئے باتے ہیں؟

گیارہویں صدی ہجری کو رسولؐ کا وصال ہوا۔ تو حضرت اہل رسولؐ کی بھینروں تکمیل چھوڑ کر سقیفہ بنی خاندان کا معاملہ کرتے رہے۔ کافی جھگڑے

اور نساد کے بعد حضرت عمرؓ نے ابو بکر کے ہاتھ پر بیعت کر لی۔ اور کچھ لوگوں نے دیکھا کہ ان کی بیعت کی، جس نے اجماع کا نام دیکر پوری امت مسلمہ پر نافذ کر دیا گیا۔ کسی صحابی رسول کو جرات نہیں ہوئی کہ وہ قرآن کریم یا حدیث کا سہارا لیکر حضرت ابو بکر کی خلافت ثابت کرتا۔ تقریباً دو سال تین ماہ مسلمانوں پر خدا اور رسول کی منشا کی خلافت حکومت فرماتے تھے خلافت کی فیتےں پختے ہی ابی بیت رسولؐ پر ظلم کے دروازے کھول دیئے اور حضرت علیؓ اور رسولؐ خدا کی انکسرتی بیٹی سیدہ فاطمہ الزہراءؓ کو ستانا شروع کیا۔ اور ایلیس رگلا کر اپنے اپنے جانے کا کوئی دقیقہ فرد گداشت نہ ہونے دیا۔ حتیٰ کہ رسولؐ کی بیٹی کا حق مذک غضب کیا۔ جس پر رسولؐ کی دختر نے احتجاج کیا۔ اور مقدمہ خود سننے بھیجے گئے۔ در حالانکہ تو انین اسلام کے مطابق انہیں قفسہ مذک کا فیصلہ کرنے کا کوئی حق نہ تھا۔ کیونکہ وہ خود ملزم و مجرم تھے۔

ترجمہ۔ حضرت ابو بکر کا جنگ حنین سے بھاگ جانا ناقابل انکار واقعہ ہے۔ وہ اس سے قبل غزوہ اعد اور حبشہ سے بھی کفار کے خوف سے بھاگ گئے تھے۔ اسی بعد ان اپنی عائشہ نامی ایک دختر کا مقدمہ مولانا سے کر دیا۔ جو رسولؐ کی بقیہ زندگی کے لئے درد سہی رہی ہیں۔

حضرت عمرؓ

حضرت کا نام عمر کینیت ابو حفص اور کہا جاتا ہے کہ لقب فاروق تھا۔ حضرت عمرؓ کو مسلمانوں کی اکثریت رسولؐ کا وہ سرفلیفہ تسلیم کرتی ہے۔ حضرت عمرؓ کی ولادت اور اسلام قبول کرنے کے واقعات عجیب ہیں۔ ان کے نسب کے متعلق اصحاب نے لب اصحابہ اور التبیح نے لب الصریح نے تفصیلی روشنی ڈالی ہے۔ ایک راز کی بات کے عنوان سے رقمطراز ہیں کہ حضرت عبدالطلب کو حبشہ سے ایک حسین کینز جس کا نام صفاک تھا ہر یہ میں ملی تھی۔ وہ حضرت کی بکریاں چرایا کرتی تھی۔ اس کی بکریاں سے محظوظ رکھنے کیلئے حضرت عبدالطلب

نے چمڑے کی شلوار پہنا رکھی تھی۔ اسی طرح حضرت کے اونٹ پرانے کے لئے ایک غلام تھا۔ جس کا نام نوزل تھا۔ دونوں کی چراگاہیں علیحدہ علیحدہ مقرر کر رکھی تھیں۔ ایک دن نوزل مناک کی چراگاہ میں پہنچ گیا اور اس حسینہ و جمیلہ کو دیکھتے ہی نوزل ذلقتہ ہو گیا۔ اور اس کے ادا سے بدلہ لئے اس نے مناک کو کانی پہلایا پھسلایا۔ لیکن وہ مالتی رہی کہ دیکھو مالک نے اس برمنلی سے بچنے کے لئے مجھے چمڑے کی شلوار پہنا رکھی ہے اور اس کا اتارنا مشکل ہے۔ نوزل نے کہا تم رضی ہو جاؤ اس کا ہنر، بہت مسیّر ذمہ رہا۔ آخر مناک رضی ہو گئی تو نوزل نے ایک ناقہ کا دودھ نکالا اور اس کی بھاگ کو شلوار کے اوپر لگا کر نرم کر لیا اور مناک سے کہا کہ اب تم درخت کی ٹہنی پکڑ کر کھڑی ہو جاؤ۔ اس نے ایسا ہی کیا۔ تو نوزل نے شلوار کو کھینچا۔ شلوار اُتر گئی تو پھر نوزل نے مناک سے برمنلی کی۔ مناک نے اس برمنلی کے ٹم کو ایک لڑکے کی شکل میں جہنم دیا۔ مالک کے ڈر سے اسے کڑے کے ڈھیر پر پھینک دیا۔ ایک شخص اسے اٹھالے گیا۔ پالا اور اس کا نام خطاب رکھا۔

خطاب جوان ہوا تو یہ جنگل سے لکڑیاں کاٹ کر لایا کرتا تھا۔ اور بکریوں کو بازار میں فروخت کر کے گزر بسر کیا کرتا۔ ایک دن جنگل سے بکریاں لے کر آیا تو دیکھا کہ مناک لٹی ہوئی ہے اور اپنی دونوں ٹانگوں کو اس نے آسمان کی طرف اشارہ کیا ہے۔ خطاب نے اُڑ دیکھا۔ تاؤ نورا جھلانگ لگائی اور مناک کی ٹانگوں کے درمیان پہنچ گیا۔ خطاب نے مناک سے جو رشتہ ہیں اس کی ماں ہوتی فعل بہ کار تکب کیا۔ تو مناک کے بطن سے ایک لڑکی پیدا ہوئی۔ اس لڑکی کو بھی سردار کے ڈر سے کڑے کے ڈھیر پر پھینک دیا۔ اس کو ہشام اُٹھالے گیا۔ خطاب کا ہشام کے ماں آنا بانا تھا یہ لڑکی جب جوان ہوئی تو خطاب نے ہشام سے اس کا رشتہ مانجا تو ہشام راضی ہو گیا۔ خطاب شادی کر کے اس کو گھر لایا۔ کچھ مدت کے بعد اس کے بطن سے لڑکا پیدا ہوا جس کا نام خطاب نے عمر رکھا۔ اب ماں بیٹے اور باپ کا بچیب الطرفین بنو نہ آپ خود ملاحظہ کریں کہ ماں بیٹے اور باپ کے کیا کاسے بنتے ہیں۔

حضرت عثمانؓ

مؤرخین کا کہنا ہے کہ حضرت عثمانؓ کی ولادت واقعہ فیل کے پید سال بعد طیب کے مقام پر ہوئی۔ ایک روایت کے مطابق حضرت ابوبکرؓ نے مہمائی کی تو اسلام قبول کیا۔ اور کلمہ اسلام پڑھتے وقت عمر تیس سال تھی اور آپؐ سے پہلے کافی لوگ دائرہ اسلام میں داخل ہو چکے تھے۔ بعض علماء اہلسنت نے رسول خداؐ کی حیثیت و مقام گرتے ہوئے یہاں تک غلو کیا ہے کہ رسول خداؐ کے بعد دیگرے اپنی دود بیٹوں کا عقد حضرت عثمانؓ سے کر دیا۔ جو ایک افسانے سے زیادہ حقیقت ٹکفتا۔ بہر حال لوگوں کے لئے یہ معروف یاد آتا ہے۔

دل کے پہلانے کو غالب یہ خیال اچھا ہے

اسلام کی پانچ قطبہ جنگوں میں کوئی نمایاں کام نہ ادا کیا نہیں دیا

حضرت طلحہؓ

نبی تہیم سے تھا۔ حضرت ابوبکرؓ کا داماد تھا اور حضرت عائشہؓ کا بہنوئی تھا۔ انتہائی غلبہ ذہینت کا مالک تھا۔ علماء کا بیان ہے کہ رسولؐ کی زندگی میں کہا کرتا تھا کہ جب نبی جلت فرما جائیگا تو ان کی ازواج سے ہم عقد کرینگے۔ غالباً اس آیت البیہ اہل البیہ المؤمنین من انفسہم وازواجہم ما ہاتھم کا نزول اسی وجہ سے ہوا کہ نبیؐ مومنوں کے نفسوں کے حاکم ہیں۔ اور نبیؐ کی بیویاں مومنین کی مائیں ہیں اپنے منہ موم ارادہ میں ناکام رہا۔ لیکن بدبانی جو فطرت میں داخل تھی رنگ لائی اور اس حسرت کو پورا کرنے کے لئے رسولؐ کی پیروی کی بیٹیوں سے عقد کیا۔ اہم کلثوم خواہر حضرت عائشہؓ۔ بارعہ بنت ابی سفیانؓ خاں اہم حبیبہ مسندہ۔ جنت خواہر زینب اور رقیہ بنت ابیہ خواہر اہم سلمہ۔ اصحابہ منہ ان پیارے رتوں سے عقد کیا تو حضرت رسول خداؐ کے ہم زلف کہلائے اسی لئے اپنے کو مقدار خلافت سمجھتے رہے۔ جنگ طائور و تبوک کے سازشوں کا نتیجہ تھی۔ جس کا ذکر زبیر کے حالات میں ہو چکا ہے

نوٹ: اوراقین مکرم در یہ وہ عبادت ہیں جو حال ہی میں کراچی سے شائع ہوئی والی کتاب اصحاب رسولؐ کی کہانی قرآن و حدیث کی زبانی اسے نقل کی گئی ہے اب آپ خود فیصلہ کریں

انجمن سپاہ صحابہ پاکستان کے

اغراض و مقاصد

- ۱۔ اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور حضور اکرم کی ختم نبوت کا تحفظ کرنا۔
- ۲۔ تمام اصحاب رسولؐ کی اشاعت کے لیے ممکنہ کوشش جاری رکھنا۔
- ۳۔ نظام خلافت راشدہ کے نفاذ کے لیے سعی کرنا۔
- ۴۔ رد ورافضیت کیلئے مجاہدین کو روٹی میں لانا۔
- ۵۔ نیکی کی دعوت دینا اور برائی سے روکتا۔
- ۶۔ خلاف اسلام کاموں کی روک تھام کے لیے کوشش کرنا۔
- ۷۔ غمخواری و علمی سطح کے مخصوص مسائل میں دلچسپی لینا۔
- ۸۔ سنی مکاتب فکر کے اتحاد کی پُر خلوص کوشش کرنا۔



اس کتابچہ میں دیئے گئے حوالہ جات کو اصل کتب میں ملاحظہ کرنے اور
خط و کتابت کرنے کے لئے مندرجہ ذیل ایڈریس پر رجوع فرمائیں

دفتر انجمن سپاہ صحابہ پاکستان کراچی

جامعہ محمودیہ مدینہ گلشن حبیب سیکٹر ۱۵، اے۔ ۳۰، بغیر ذلن نارنگھ کراچی
ہدیہ برائے توسیع اشاعت - ۲ روپے
فون ۸ 650418